امام صادقؑ آنلائن مدرسہ

خلاصۂ درس:۹

☜ معنی کا تصور کبھی تفصیلی ہوتا ہے جسے **تصور بنفسہ** کہتے ہیں اور کبھی اجمالی اور کلی ہوتا ہے جسے **تصور بوجھہ** کہتے ہیں، یہ ایک اعتبار۔

☜ اور دوسرا اعتبار یہ ہے کہ وہ معنی جس کے لئے لفظ کو وضع کرنا ہے کبھی جزئی اور خاص ہوتا ہے اور کبھی کلی اور عام۔

☜ ان دونوں اعتبار کو مد نظر رکھتے ہوئے عقلی طور پر وضع کی چار قسمیں بنیں گی:

۱۔ یہ ہے کہ جس معنی کے لئے لفظ کو وضع کرنا ہے وہ جزئی ہو اور اس کا تصور تفصیلی طور پر ہو [یعنی تصور بنفسہ] نہ کہ اجمالی طور پر [یعنی تصور بوجھہ نہیں]۔اس قسم کو **وضع خاص موضوع لہ خاص** کہتے ہیں۔

۲۔ یہ ہے کہ معنی متصور کلی ہو اور اس کا تصور تفصیلی طور پر ہو نہ کہ اجمالی طور پر اور اسی کلی کے لئے لفظ کو وضع کریں۔اس کو کہا جاتا ہے **وضع عام موضوع لہ عام**۔

۳۔ یہ ہے کہ معنی متصور کلی ہو لیکن لفظ کو اس کے افراد کے لئے وضع کیا جائے یعنی موضوع لہ جزئی ہو اور اس کا تصور تفصیلی طور پر نہیں بلکہ اجمالی طور پر ہو۔اس کو **وضع عام موضوع لہ خاص** کہتے ہیں۔

۴۔ یہ ہے کہ معنی متصور جزئی ہو لیکن موضوع لہ،اس کی کلی ہو تیسری قسم کے برعکس۔اسے **وضع خاص موضوع لہ عام** کہا جاتا ہے۔

☜ یہ چاروں قسمیں عقلی طور پر قابل تصور ہیں لیکن ضروری نہیں ہے کہ سب ممکن یا واقع ہوئی ہوں۔ چنانچہ پہلی تین قسمیں ممکن ہیں اور پہلی دو قسمیں واقع بھی ہوئی ہیں۔یہ متفق علیہ ہے۔

اختلاف صرف دو چیزوں میں ہے کہ آیا چوتھی قسم ممکن ہے یا نہیں۔اور تیسری قسم واقع ہوئی ہے یا نہیں؟

شیخ مظفرؒ: چوتھی قسم محال ہے اور تیسری قسم صرف ممکن ہی نہیں ہے بلکہ واقع بھی ہوئی ہے۔اور اس کی مثال حروف،اسمائے اشارہ، ضمیریں اور حروف استفہام وغیرہ ہیں۔